اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پاکستان

مدیر اعلیٰ صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت با مقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

مبارک ہو

قارئین کرام کو ماہ مقدس رمضان المبارک کی رحمتیں برکتیں مبارک ہوں ان برکت بھرے لمحات میں اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں زیر تعلیم طلباء / طالبات کو ضرور یاد رکھیں۔ (ادارہ)

استغاثہ بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یانبی
ایک شیریں جھلک، ایک نوری ڈھلک تلخ و تاریک ہے زندگی یانبی

اے نویدِ مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰ کی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یانبی

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تمہیں ہم سے ناکردہ کار امتی یانبی

دشمنِ جاں ہوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیر ہے پرسیدنی صورتحال ہے دیدنی یانبی

روح ویران ہے آنکھ حیران ہے ایک بحران تھا ایک بحران ہے
گلشنوں شہروں قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گھمبیر افسردگی یانبی

سچ میرے دور میں جرم ہے جھوٹ فن عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہ روی ایک آزار ہے آگہی یانبی

رازداں اس جہاں میں بناؤں کسے روح کے زخم جاکر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں کیوں کروں دوستوں کو دکھی یانبی

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخِ تمنا مری کب مٹے گی مری تشنگی یانبی

یانبی اب تو آشوبِ حالات نے تری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائبؔ کی نغمہ گری بنتی جاتی ہے نوحہ گری یانبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے میرے داتا میری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ تری شان مدینے والے
آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک رکھیا کے
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین
پھر مدینہ کا ہے ارمان مدینے والے
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں
میرے آقا میرے سلطان مدینے والے
سگ طیبہ مجھے کہہ کر پکاریں بیدمؔ
یہی رکھے میری پہچان مدینے والے

حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کے وابستگان سے اپیل

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث الحاج علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کے تلامذہ، خلفاء، مریدین و منسلکین سے اپیل ہے کہ ۱۵ رمضان المبارک کو اپنے علاقہ کے مدارس و مساجد میں حضور فیضِ ملت کے ایصال ثواب کے لیے خصوصی محفل شریف کا اہتمام کریں قرآن خوانی، درود پاک، اوراد و وظائف خود بھی پڑھیں احباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں ہو سکے تو اپنے علاقہ میں ہونے والی تقریب کی تفصیل ادارہ فیض عالم کو ضرور ارسال فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار میٹھے مدینے کی زیارت عطاء فرمائے آمین ثم آمین۔

اپیل کنندگان: محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی، دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

شبِ برأت بخشش و مغفرت کی رات

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ

اللہ رب العزت نے بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دی ہے، یومِ جمعہ کو ہفتہ کے تمام ایام پر، ماہ رمضان کو تمام مہینوں پر، قبولیت کی ساعت کو تمام ساعتوں پر، لیلۃ القدر کو تمام راتوں پر اور شبِ برأت کو دیگر راتوں پر۔ احادیثِ مبارکہ سے اس بابرکت رات کی جو فضیلت وخصوصیت ثابت ہے اس سے مسلمانوں کے اندر اس رات کثرتِ عبادت کا ذوق وشوق پیدا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

شبِ برات کی وجہ تسمیہ ❁ احادیث مبارکہ میں **لیلۃ النصف من شعبان** یعنی شعبان کی 15 ویں رات کو شب برأت قرار دیا گیا ہے۔ اس رات کو براۃ سے اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس رات عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی رحمت سے دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا اور نجات عطا کر دیتا ہے۔

امتِ مسلمہ کے فقہاء وعلماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو مسئلہ بھی قرآن وسنت دونوں یا صرف قرآن یا سنت سے ثابت ہو جائے اس پر عمل واجب ہوتا ہے۔ وہ احادیث جو اس رات کی فضیلت کو اجاگر کرتی ہیں بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہیں ان میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، ابوثعلبہ، عوف بن مالک، ابوموسیٰ اشعری اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

شب برأت پر احادیث کو روایت کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد حد تواتر تک پہنچتی ہے لہٰذا اتنے صحابہ کرام کا کسی مسئلہ پر احادیث روایت کرنا ان کی حجیت اور قطعیت کو ثابت کرتا ہے۔

سلف صالحین اور اکابر علماء کرام کے احوال سے پتہ چلتا ہے کہ اس رات کو عبادت کرنا ان کے معمولات میں سے تھا۔

یہاں بھی بدعت کا فتویٰ ❁ حسب عادت بعض لوگ اس رات عبادت، ذکر اور وعظ ونصیحت پر مشتمل محافل منعقد کرنے کو بدعتِ ضلالہ کہنے کو دین کی بڑی خدمت تصور کرتے ہیں جو سراسر احادیثِ مبارکہ کے خلاف ہے۔ فقیر شبِ برأت کی فضیلت اور اس میں اہتمام عبادت کو احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لِأَخِيهِ.

جب ماہ شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر (اپنے حسب حال) نزول فرماتا ہے پس وہ مشرک اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کے سوا اپنے سارے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔ (مسند البزار)

امام ابوبکر احمد بن عمرو المعروف بزار (المتوفی 292ھ) کا اس حدیث کو روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت وخصوصیت تسلیم کرنا اور اس کو بیان کرنا اہل علم کا ابتدائی اَدوار سے طریقہ رہا ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں کوئی شخص بھی اگر شبِ برات کی غیر معمولی فضیلت کا انکار کرتا ہے تو درحقیقت وہ احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے عمل سے ناواقفیت کی بناء پر ایسا کر رہا ہوتا ہے۔

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَاغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ الا كَذَاالَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. (سنن ابن ماجه)

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو تم اس کی رات کو قیام کیا کرو اور اس کے دن روزہ رکھا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس رات اپنے حسبِ حال غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کوئی رزق طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کوئی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہے کہ میں اسے عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا نہیں؟ کیا کوئی ویسا نہیں؟ یہاں تک کہ طلوعِ فجر ہو جاتی ہے۔

اس حدیثِ مبارک سے شبِ برأت اور دیگر عام راتوں میں فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ باقی راتوں میں بھی اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے مگر وہ رات کا آخری حصہ ہوتا ہے جبکہ اس مبارک رات میں اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے وقت ہی آسمانِ دنیا پر نزول فرما لیتا ہے۔ پھر شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر نوازشات اور انعامات کا عالم تو دیکھیں کہ ایک ایک چیز کا ذکر کر کے خود ہمارا خالق ہمیں اپنی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ گناہوں سے چھٹکارا، کشائشِ رزق، بلاؤں اور آفتوں سے نجات وغیرہ کون سی ایسی مصیبت اور بلا رہ جاتی ہوگی جس کا تذکرہ خود وحدہ لاشریک ذات اپنی زبانِ الوہیت سے نہ کرتی ہوگی۔ مگر بندے کو اپنی درماندگی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

''جھولی ہی میری تنگ ہے''

☆ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بستر مبارک پر) نہ پایا پس میں آپ کی تلاش میں باہر نکلی تو دیکھا کہ آپ آسمان کی طرف اپنا سر اٹھائے ہوئے جنت البقیع

میں تشریف فرما ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ. (احمد بن حنبل)

یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان کے لائق) شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، پس وہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

اس حدیثِ پاک کی روشنی میں اوّلاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مبارک سے شبِ برأت میں جاگنا، قبرستان جانا اور عبادت ودعا میں مشغول ہونا ثابت ہوا۔

ثانیاً عرب میں بنوکلب کے قبیلہ کے پاس بے شمار بکریاں ہوتی تھیں اوران کی خوبی یہ تھی کہ عام بکریوں کے مقابل ان کے کافی زیادہ بال ہوتے تھے۔ لہٰذا اس رات اللہ تعالیٰ اپنے کروڑوں بندوں کو مغفرت کا مژدہ سناتا ہے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلٰى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

ماہ شعبان کی نصف شب (پندرہویں رات) کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، پس وہ مشرک اور بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان)

☆ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُمْهِلُ الْكَافِرِينَ، وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوهُ.

اللہ رب العزت شعبان کی پندرہویں رات کو اپنے بندوں پر مطلع ہوتا ہے، پس وہ مومنوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور وہ اہل حسد کو ان کے حسد میں چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردیں۔ (طبرانی، المعجم الکبیر)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِذَا مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ. (بیہقی، شعب الایمان)

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو منادی ندا دیتا ہے کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ پس زانی اور مشرک کے سوا ہر سوال کرنے والے کو عطا کر دیا جاتا ہے۔

شبِ برأت میں رحمت سے محروم کون؟

یاد رہے کہ بندوں پر دو طرح کے حقوق ہیں

☆ حقوق اللہ ☆ حقوق العباد

ان احادیث میں اللہ رب العزت نے اپنے حقِ خاص توحید اور بندوں کے بندوں پر حقِ خاص اخوت و بھائی چارہ کے تحفظ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

شرک ایسا جرم ہے جس کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش ہو سکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا○ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۴۸)

بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

شرک اللہ کی بارگاہ میں ناقابلِ معافی جرم ہے لہٰذا بندے کو ہر حال میں اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا چاہیے۔

باقی چار اعمالِ شنیعہ کا تعلق حقوق العباد کے ساتھ ہے۔ ان کی مذمت میں قرآن و حدیث میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔

کینہ و حسد انسان کے نفسِ امّارہ کے باعث ہوتے ہیں جو ہر دم انسان کو بڑائی اور تکبر پر اکساتا ہے۔ کینہ کی وجہ سے انسان دوسرے انسان سے نفرت کرتا اور دل میں اس سے بغض رکھتا ہے جبکہ حسد کی وجہ سے انسان دوسروں پر اللہ کی نعمتیں دیکھ کر اندر ہی اندر جلتا اور کڑھتا ہے اور اس سے زائل ہونے کی تمنا رکھتا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کینہ کے بارے میں فرمایا۔

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الِاثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا إِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ أَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ

حَتّٰى يَصْطَلِحَا. (صحیح مسلم)

پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ پس (فرشتوں سے) کہا جاتا ہے ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

☆ حسد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (سنن ابوداؤد)

حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

﴿زنا﴾

شبِ برأت کی رحمت بھری ساعتوں سے محروم کرنے والا تیسرا عمل بدکاری ہے۔ اس کی مذمّت میں قرآن پاک کا فرمان

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ○ (پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

چوتھا عمل

﴿قتل﴾

شریعت میں قبیح ترین اور کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کی اس کی کیا مذمت ہو کہ بقول قرآن:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا. (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۳۲)

جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔

یہ اسلام کی احترامِ انسانیت پر واشگاف انداز میں تعلیم ہے۔ آج دنیا کے جمیع مذاہب کے ماننے والے اپنے ہم مذہبوں کے تحفظ اور احترام پر قوانین بناتے اور اس پر عمل درآمد کرتے دکھائے دیتے ہیں مگر باقی مذاہب کے ماننے والوں کو تحفظ کوئی فراہم نہیں کرتا۔ جبکہ اسلام واضح انداز میں بغیر مسلم اور مومن کی قید لگائے محض انسانی جان کی حرمت اور تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے قتل کو ساری انسانیت کے قتل کے برابر جرم قرار دیتا ہے۔

مذکورہ چاروں اعمالِ قبیحہ وشنیعہ ایسے ہیں جن میں سے کسی ایک کا عامل بھی شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ برأت

کی خیر و برکات اور مغفرت و بخشش سے محروم رہتا ہے لہٰذا ان افعال بد کے مجرموں کو سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے۔
رحمۃ للعالمین ورؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک تائب بندے کو امید دلائی ہے کہ
اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ. (سنن ابن ماجۃ)
(سچے دل سے) گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔
شبِ برأت میں گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کو بھی رب کی رحمت، کرم اور بخشش کے خزانوں سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ وہ عجز و نیاز سے اپنے خالق و مالک اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے رب کی بارگاہ میں تائب ہوں تو وہ بھی ان خزانوں سے اپنی جھولیاں بھر سکتے ہیں۔

﴿صالحین کے اقوال اور معمولات﴾

حضرت علی، حضرت عائشہ صدیقہ اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے مروی مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور امر سے اس کی حجیت ثابت ہے۔
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ شعبان میں رمضان کے علاوہ باقی تمام مہینوں سے بڑھ کر عبادت کرتے تھے لہٰذا شبِ برأت کو اس سے کس طرح خارج کیا جاسکتا ہے؟ بلکہ یہ رات دوسری راتوں کی نسبت عبادت کی زیادہ مستحق ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
خمس لیال لا ترد فیھن الدعاء لیلۃ الجمعۃ، و اول لیلۃ من رجب، و لیلۃ النصف من شعبان، و لیلتی العیدین. (مصنف عبدالرزاق)
پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتیں جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، عیدین کی راتیں۔

﴿منکرین کے گھر کا حوالہ﴾

غیر مقلدین نجدی وہابی شب برأت میں عبادت، ذکر و اذکار کو بدعت قرار دیتے ہیں بلکہ اس پر انہوں نے ضخیم کتب لکھی ہیں فقیر نے ان کے اعتراضات کے جوابات تفصیلاً لکھے ہیں جنہیں مولانا محمد رمضان رضا القادری نے شائع کئے۔ یہاں صرف وہابیہ کے شیخ الاسلام کا حوالہ پیش ہے۔
ابنِ تیمیہ نے اس رات میں عبادت اور قیام پر لکھا ہے

سُئِلَ عَنْ صَلاۃِ نِصْفِ شَعْبَانَ ؟

فَأَجَابَ إِذَا صَلَّی الْإِنْسَانُ لَیْلَةَ النِّصْفِ وَحْدَهُ أَوْ فِی جَمَاعَةٍ خَاصَّةٍ کَمَا کَانَ یَفْعَلُ طَوَائِفُ مِنَ السَّلَفِ فَهُوَ أَحْسَنُ .(مجموع الفتاویٰ ابن تیمیة)

ابنِ تیمیہ سے نصف شعبان میں نفلی نماز ادا کرنے کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا جب کوئی بھی انسان نصف شعبان کی رات کو اکیلا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھے جیسا کہ سلف میں سے بہت سارے گروہ اس کا اہتمام کرتے تھے تو یہ بہت خوب ہے۔

حافظ ابنِ رجب حنبلی نے لکھا ہے

شعبان کی 15 ویں شب کو اہلِ شام کے تابعین خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور ان کے علاوہ دیگر اِس رات کی تعظیم کرتے اور اس میں بے حد عبادت کرتے، وہ اِس رات مسجد میں قیام کرتے۔ اس پر امام اسحاق بن راہویہ نے ان کی موافقت کی ہے اور کہا ہے کہ اس رات کو مساجد میں قیام کرنا بدعت نہیں ہے۔(لطائف المعارف)

مسنون اور مستحب اذکار و دعائیں

اس رات کو بالخصوص آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، لَا أُحصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ.(عسقلانی، الامالی المطلقة)

اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری خوشنودی و رضا کی پناہ میں آتا ہوں، تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے ڈر کر تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا ایسی نہیں کر سکتا جیسی حمد و ثنا تو خود اپنے لیے کرتا ہے۔

دوسری مسنون دعا جس کی آپ نے لیلۃ القدر میں پڑھنے کی تلقین کی ہے، وہ بھی اس رات پڑھنا مستحب ہے

اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.(سنن الترمذی)

اے اللہ! تُو بہت معاف کرنے والا اور کرم فرمانے والا ہے۔عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

بزرگانِ دین اور علمائے کرام نے اس مبارک رات میں مختلف نوافل پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے فقیر نے اپنی تصنیف ''بارہ ماہ خیر'' میں بکثرت نوافل لکھے ہیں۔ چند ایک یہاں درج کر رہا ہوں

☆ شعبان کی 14 تاریخ کو نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

سورت حشر کی آخری تین آیات ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص کو تین، تین بار پڑھا جائے۔

☆ 8 رکعات نفل اس طرح پڑھیں کہ ان کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس، دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی جائے۔

☆ 14 رکعات نفل اس طرح پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آخری چار قل والی سورتیں پڑھیں اور بعد از سلام آیت الکرسی اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیتیں 128، 129 پڑھیں۔

شبِ برأت کی اہمیت و فضیلت پر مروی احادیث سے معلوم ہوا اِن بابرکت راتوں میں رحمتِ الٰہی اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے اور اپنے گناہگار بندوں کی بخشش و مغفرت کے لیے بے قرار ہوتی ہے لہٰذا اس رات میں قیام کرنا، کثرت سے تلاوتِ قرآن، ذکر، عبادت اور دعا کرنا مستحب ہے اور یہ اعمال احادیثِ مبارکہ اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہیں۔ اس لیے جو شخص بھی اب اس شب کو یا اس میں عبادت کو بدعتِ ضلالہ کہتا ہے وہ درحقیقت احادیثِ صحیحہ اور اعمالِ سلف صالحین کا منکر ہے اور فقط ہوائے نفس کی اتباع اور اطاعت میں مشغول ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزہ کئی جسمانی وروحانی امراض کا علاج ہے

افاضات: حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدۂ

ماہ رمضان کے روزے اہل اسلام پر فرض ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرمایا گیا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ. (پارہ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۳)

اے ایمان والوں روزے تم پر فرض کیئے گئے ۔

رضائے الٰہی کے لئے روزے میں صبح سے شام تک بھوک اور پیاس برداشت کرنے سے جہاں مسلمان کو ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوتی ہیں وہاں امراض سے شفاء نصیب ہوتی ہے مثلا

☆ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے

☆ اسٹریس اور ذہنی تناؤ ختم کرتا ہے

☆ وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور موٹاپے کا شکار ہیں وہ ضرور روزے رکھیں

☆ یاد رہے کہ افطاری کے وقت زیادہ ثقیل اور مرغن، تلی ہوئی اشیاء کا بکثرت استعمال کئی امراض کا باعث بنتا ہے

☆ اب فقیر اپنے متعلقہ مضمون کے حوالے سے تفصیل عرض کرتا ہے۔

خالقِ کائنات نے تین اقسام کی مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ نوری یعنی فرشتے، ناری یعنی جن اور خاکی یعنی انسان جسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا۔ دراصل انسان روح اور جسم کے مجموعے کا نام ہے اور اس کی تخلیق اس طرح ممکن ہوئی کہ جسم کو مٹی سے بنایا گیا اور اس میں روح ڈالی گئی۔ جسم کی ضروریات کا سامان یا اہتمام زمین سے کیا گیا کہ تمام تر اناج غلہ پھل اور پھول زمین سے اگائے جبکہ روح کی غذا کا اہتمام آسمانوں سے ہوتا رہا۔ ہم سال کے گیارہ ماہ اپنی جسمانی ضرورتوں کو اس کائنات میں پیدا ہونے والی اشیاء سے پورا کرتے رہتے ہیں اور اپنے جسم کو تندرست وتوانا رکھتے ہیں مگر روح کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے ہمیں پورے سال میں ایک مہینہ ہی میسر آتا ہے جو رمضان المبارک ہے۔

روزہ اور صحت اپنے پرائے مان گئے

دنیا میں کروڑوں مسلمان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بغیر کسی جسمانی و دنیاوی فائدے کا طمع کئے تعمیلاً روزہ رکھتے ہیں تاہم روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ روزہ رکھنے سے جسمانی صحت پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جسے دنیا بھر کے طبی ماہرین خصوصاً ڈاکٹر مائیکل، ڈاکٹر جوزف، ڈاکٹر سیموئیل الیگزینڈر، ڈاکٹر ایم کلائیو، ڈاکٹر سگمنڈ فرائیڈ، ڈاکٹر جیکب، ڈاکٹر

ہنری ایڈورڈ، ڈاکٹر برام جے، ڈاکٹر ایمرسن، ڈاکٹر خان یمرٹ، ڈاکٹر ایڈورڈ نکلسن اور جدید سائنس نے ہزاروں ٹیکنیکل ٹرائلز سے تسلیم کیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک یہی خیال کیا جاتا تھا کہ روزہ کے طبی فوائد نظام ہضم تک ہی محدود ہیں لیکن جیسے جیسے سائنس اور علم طب نے ترقی کی دیگر بدن انسانی پر اس کے فوائد آشکار ہوتے چلے گئے اور محقق اس بات پر متفق ہوئے کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے۔

آیئے! اب جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں دیکھیں کہ روزہ انسانی جسم پر کس طرح اپنے مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔

روزہ اور نظام ہضم ۞ نظام ہضم جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضا پر مشتمل ہوتا ہے اہم اعضا جیسے منہ اور جبڑے میں لعابی غدود، زبان، گلا، مقوی نالی (limentary Canal) یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی، معدہ، بارہ انگشتی آنت، جگر اور لبلبہ اور آنتوں سے مختلف حصے وغیرہ تمام اعضا اس نظام کا حصہ ہیں۔ جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کردیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ ہمارے موجودہ لائف اسٹائل سے یہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ، جنک فوڈز اور طرح طرح کے مضر صحت الم غلم کھانوں کی وجہ سے متاثر ہوجاتا ہے۔ روزہ اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کردیتا ہے اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر نے نظام ہضم میں حصہ لینے کے علاوہ کئی مزید عمل بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدہ میں داخل ہوجائے تو پورا کا پورا نظام ہضم اپنا کام شروع کردیتا ہے اور جگر فوراً مصروف عمل ہوجاتا ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے۔ اسے یا تو ہر لقمے کو سٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اس کے ہضم ہوکر تحلیل ہوجانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے جبکہ روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے سٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبلن (Globulin) جو جسم کے محفوظ رکھنے والے مدافعتی نظام کو تقویت دیتا ہے، کی پیداوار پر صرف کرتا ہے۔

روزہ اور موٹاپا ۞ یاد رہے موٹاپا کئی امراض کو جنم دیتا ہے رمضان المبارک میں موٹاپے کے شکار افراد کا نارمل سحری اور افطاری کرنے کی صورت میں آٹھ سے دس پاؤنڈ وزن کم ہوسکتا ہے جبکہ روزہ رکھنے سے اضافی چربی بھی ختم ہوجاتی ہے۔

وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور موٹاپے کا شکار ہیں وہ ضرور روزے رکھیں تا کہ ان کا وزن کم ہو سکے۔ یاد رہے کہ جدید میڈیکل سائنس کے مطابق وزن کم ہونے سے بے اولاد خواتین کو اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ روزے سے معدے کی رطوبتوں میں توازن آتا ہے۔ نظامِ ہضم کی رطوبت خارج کرنے کا عمل دماغ کے ساتھ وابستہ ہے۔ عام حالت میں بھوک کے دوران یہ رطوبتیں زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہیں جس سے معدے میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ روزے کی حالت میں دماغ سے رطوبت خارج کرنے کا پیغام نہیں بھیجا جاتا کیونکہ دماغ میں خلیوں میں یہ بات موجود ہوتی ہے کہ روزے کے دوران کھانا پینا منع ہے۔ یوں نظامِ ہضم درست کام کرتا ہے۔ روزہ نظام ہضم کے سب سے حساس حصے گلے اور غذائی نالی کو تقویت دیتا ہے اس کے اثر سے معدہ سے نکلنے والی رطوبتیں بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں جس سے تیزابیت (Acidity) جمع نہیں ہوتی اس کی پیداوار رک جاتی ہے۔ معدہ کے ریاحی دردوں میں کافی افاقہ ہوتا ہے قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے اور پھر شام کو روزہ کھولنے کے بعد معدہ زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام انجام دیتا ہے۔ روزہ آنتوں کو بھی آرام اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ یہ صحت مند رطوبت کے بننے اور معدہ کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔ آنتوں کے شرائین کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے۔ جیسے انتڑیوں کا جال، روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزہ اور دوران خون ❁ روزے سے جسم پر جو مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر خون کے روغنی مادوں میں ہونے والی تبدیلیاں ہیں خصوصاً دل کے لئے مفید چکنائی ''ایچ ڈی ایل'' کی سطح میں تبدیلی بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے دل اور شریانوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے اسی طرح دو مزید چکنائیوں ''ایل ڈی ایل'' اور ٹرائی گلیسرائیڈ'' کی سطحیں بھی معمول پر آ جاتی ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک ہمیں غذائی بے اعتدالیوں پر قابو پانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے اور اس میں روزوں کی وجہ سے چکنائیوں کے استحالے (میٹابولزم) کی شرح بھی بہت بہتر ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ رمضان المبارک کے دوران چکنائی والی اشیاء کا کثرت استعمال ان فوائد کو مفقود کر سکتا ہے۔

دن میں روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ روزے کے دوران بڑھا ہوا خون کا دباؤ ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے۔ شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے (Remnanuls) کا پوری طرح تحلیل نہ ہو سکنا ہے جبکہ دوسری

طرف روزہ بطور خاص افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزا جم نہیں پاتے جس کے نتیجے میں شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماری شریانوں کی دیواروں کی سختی (Arteriosclerosis) سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے اور خون کی پیدائش میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے نتیجے میں کمزور لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون کی کمی دور کر سکتے ہیں۔

روزہ اور نظام اعصاب ﴾ روزہ کے دوران بعض لوگوں کو غصے اور چڑ چڑے پن کا مظاہرہ کرتے دیکھا گیا ہے مگر اس بات کو یہاں پر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ان باتوں کا روزہ اور اعصاب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس قسم کی صورت حال انانیت (egotistic) یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے دوران روزہ ہمارے جسم کا اعصابی نظام بہت پر سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے نیز عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کر دیتی ہیں اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں روزہ کے دوران چونکہ ہماری جنسی خواہشات علیحدہ ہو جاتی ہیں چنانچہ اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر کسی قسم کے منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اس سے دماغ میں دورانِ خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو کہ صحت مند اعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے اس کے علاوہ انسانی تحت الشعور جو رمضان المبارک کے دوران عبادات کی مہربانیوں کی بدولت صاف شفاف اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔

روزہ اور انسانی خلیات ﴾ روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم پذیر رکھنا ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہو جاتے ہیں۔ خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلیے جنہیں اپی تھیلیل (Epithelial) سیل کہتے ہیں اور جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے بڑی حد تک آرام اور سکون ملتا ہے جس کی وجہ سے ان کی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود گردن کے غدود تیموسیہ اور لبلبہ (Pencreas) کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا

انتظار کرتے ہیں تا کہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کرسکیں اور مزید کام کرنے کے لئے اپنی توانائیوں کو جلا دے سکیں۔

روزہ غیر مسلموں کی نظر میں ﴾اسلام نے روزہ کو مومن کے لئے شفا قرار دیا اور جب سائنس نے اس پر تحقیق کی تو سائنسی ترقی چونک اٹھی اور اقرار کیا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔

☆ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مور پالڈ اپنا قصہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور جب روزے کے باب پر پہنچا تو میں چونک پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولہ دیا ہے اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف روزے کا فارمولہ ہی دے دیتا تو پھر بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی میں نے سوچا کہ اس کو آزمانا چاہیے پھر میں نے روزے مسلمانوں کے طرز پر رکھنا شروع کئے میں عرصہ دراز سے ورم معدہ (StomachInflammation) میں مبتلا تھا کچھ دنوں بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقعی ہوگئی ہے میں نے روزوں کی مشق جاری رکھی کچھ عرصہ بعد ہی میں نے اپنے جسم کو نارمل پایا اور ایک ماہ بعد اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کی۔

☆ پوپ ایلف گال ہالینڈ کا سب سے بڑے پادری گزرا ہے روزہ کے متعلق اپنے تجربات کچھ اس طرح بیان کئے کہ میں اپنے روحانی پیروکاروں کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی تلقین کرتا ہوں میں نے اس طریقہ کار کے ذریعے جسمانی اور روزنی ہم آہنگی محسوس کی میرے مریض مسلسل مجھ پر زور دیتے ہیں کہ میں انہیں کچھ اور طریقہ بتاؤں لیکن میں نے یہ اصول وضع کرلیا ہے کہ ان میں وہ مریض جو لا علاج ہیں ان کو تین روزے نہیں بلکہ ایک مہینہ تک روزے رکھوائے جائیں۔ میں نے شوگر، دل کے امراض اور معدہ میں مبتلا مریضوں کو مستقل ایک مہینہ تک روزہ رکھوائے۔ شوگر کے مریضوں کی حالت بہتر ہوئی ان کی شوگر کنٹرول ہوگئی۔ دل کے مریضوں کی بے چینی اور سانس کا پھولنا کم ہوگیا سب سے زیادہ افاقہ معدہ کے مریضوں کو ہوا۔

☆ فارماکولوجی کے ماہر ڈاکٹر لوتھر جیم نے روزے دار شخص کے معدے کی رطوبت لی اور پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کروایا اس میں انہوں نے محسوس کیا کہ وہ غذائی متعفن اجزا (food particlesseptic) جس سے معدہ تیزی سے امراض قبول کرتا ہے بالکل ختم ہو جاتے ہیں ڈاکٹر لوتھر کا کہنا ہے کہ روزہ جسم اور خاص طور معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے۔

☆ مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ فاقہ اور روزے کا قائل تھا اس کا کہنا ہے کہ روزہ سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا مکمل

خاتمہ ہو جاتا ہے روزہ دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباؤ کو قبول کرنے کی صلاحیت پالیتا ہے روزہ دار کو جسمانی کھینچاؤ اور ذہنی تناؤ سے سامنا نہیں پڑتا۔

☆ جرمنی، امریکہ، انگلینڈ کے ماہر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے رمضان المبارک میں تمام مسلم ممالک کا دورہ کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ رمضان المبارک میں چونکہ مسلمان نماز زیادہ پڑھتے ہیں جس سے پہلے وہ وضو کرتے ہیں اس سے ناک، کان، گلے کے امراض بہت کم ہو جاتے ہیں کھانا کم کھاتے ہیں جس سے معدہ وجگر کے امراض کم ہو جاتے ہیں چونکہ مسلمان دن بھر بھوکا رہتا ہے اس لئے وہ اعصاب اور دل کے امراض میں بھی کم مبتلا ہوتا ہے۔

غرضیکہ روزہ انسانی صحت کیلئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ روزہ شوگر لیول کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے، اسٹریس واعصابی اور ذہنی تناؤ ختم کر کے بیشتر نفسیاتی امراض سے چھٹکارا دلاتا ہے، روزہ رکھنے سے جسم میں خون بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے اور جسم کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ روزہ انسانی جسم سے تیزابی مادوں کا اخراج کرتا ہے، روزہ رکھنے سے دماغی خلیات بھی فاضل مادوں سے نجات پاتے ہیں جس سے نہ صرف نفسیاتی وروحانی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے بلکہ اس سے دماغی صلاحیتوں کو جلا مل کر انسانی صلاحیتیں بھی اجاگر ہوتی ہیں، روزہ موٹاپا اور پیٹ کو کم کرنے میں مفید ہے خاص طور پر نظام انہضام کو بہتر کرتا ہے علاوہ ازیں مزید بیسیوں امراض کا علاج بھی ہے۔

روزہ اور احتیاطی تدابیر ﴿ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مندرجہ بالا فوائد تبھی ممکن ہو سکتے ہیں جب ہم سحر وافطار میں سادہ غذا کا استعمال کریں۔ خصوصاً افطاری کے وقت زیادہ ثقیل اور مرغن تلی ہوئی اشیاء مثلاً سموسے، پکوڑے، کچوری وغیرہ کا استعمال بکثرت کیا جاتا ہے جس سے روزے کا روحانی مقصد تو فوت ہوتا ہی ہے خوراک کی اس بے اعتدالی سے جسمانی طور پر ہونے والے فوائد بھی مفقود ہو جاتے ہیں بلکہ معدہ مزید خراب ہو جاتا ہے لہٰذا افطاری میں دسترخوان پر دنیا جہان کی نعمتیں اکٹھی کرنے کی بجائے افطار کسی پھل، کھجور یا شہد ملے دودھ سے کر لیا جائے اور پھر نماز کی ادائیگی کے بعد مزید کچھ کھا لیا جائے اس طرح دن میں تین بار کھانے کا تسلسل بھی قائم رہے گا اور معدے پر بوجھ نہیں پڑے گا۔ افطار میں پانی دودھ یا کوئی بھی مشروب ایک ہی مرتبہ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کی بجائے وقفے وقفے سے استعمال کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان احتیاطی تدابیر پر عملدرآمد سے یقیناً ہم روزے کے جسمانی وروحانی فوائد حاصل کر سکیں گے۔

رمضان المبارک میں وفات پانے والی شخصیات

☆ سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا، ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثتِ نبوی)

☆ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، ۳ رمضان المبارک

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ ۲۰ رمضان المبارک ۲ھ

☆ ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆ اسی ماہ ۹۵ھ کو ام المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال

☆ اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۱۸ھ کو صحابی رسول حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ رمضان المبارک ۳۲ھ

☆ ۳۳ھ کو صحابی رسول حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ مولائے کائنات شیرِ خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت

☆ اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۵۴ھ میں شاعر دربارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔

☆ سیدنا امام عبداللہ ابنِ مبارک حنفی یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ

☆ سیدنا بوعلی قلندر رضی اللہ عنہ ۱۷ رمضان المبارک ۷۲۴ھ

☆ اسی ماہ مبارک سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا ۱۳۵ھ

☆ رمضان المبارک ۲۷۹ھ میں معروف محدث حضرت ابوعیسیٰ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۲۰ھ۔

☆ حضرت داود طائی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۷۴ھ

☆ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ

☆ حضرت یحییٰ بن معاویہ علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۲۵۷ھ

☆ خواجہ عزیزان رامتینی علیہ الرحمۃ ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ کو ہوا۔

☆ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ۔

☆ حضرت سید محمد غوث علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ

☆ حضرت بوعلی قلندر علیہ الرحمۃ (پانی پت بھارت) ۹ رمضان المبارک

☆ قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک

☆ حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک۔

☆ سندھ کے عظیم بزروگ شاعرہفت زبان حضرت سچل سرمست (رانی پور) علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک۔

☆ اسی ماہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ (گجرات) ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ۔

☆ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی (سیال شریف) علیہ الرحمۃ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ۔

☆ غزالیٔ زماں امام اہلسنّت سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ (ملتان شریف) ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ۔

☆ اُستاد العلماء مولانا عبدالکریم اعوان علیہ الرحمۃ (امین آباد) ۲۵ رمضان المبارک۔

☆ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ حافظ محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

☆ مولانا عبدالکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

☆ مفتی محمد صالح اُویسی ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باوفا اطاعت شعار بیوی، مسلمانوں کی ''ماں'' ہیں۔

نکاح ﴿ مکہ کے بڑے بڑے رؤساء نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا بلکہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بھی اپنے چچا ابوطالب، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء کے ساتھ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ جناب ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔(مدارج النبوت، قسم دوم، باب دوم در کفالت عبد المطلب)

بوقتِ نکاح سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس اور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس کی تھی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،تسمیۃ النساء)

اولادِ اطہار ﴿ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی مروی ہیں جب کہ دُختران میں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِ کلثوم اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن ہیں۔(**السیرۃ النبویہ لابن ھشام، اسدالغابۃ**)

تاریخ وصال ﴿ بقول ابنِ اسحٰق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام کی سچی مشیر تھیں، نکاح کے بعد ۲۴ سال مختارِ کائنات (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت کی۔ ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثتِ نبوی) کو مسلمانوں کی غمگسار ماں خدا کے محبوب کی وفادار اطاعت شعار بیوی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جنت المعلیٰ میں آپ مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ نمازِ جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔ اس سانحہ پر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بہت زیادہ ملول و محزون ہوئے۔

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا ﴾

محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں بچپن سے ہی ہوشمندی و روشن دماغی جیسی صفات پائی جاتی تھیں۔ جب مخزنِ علم و حکمت منبعِ رشد و ہدایت کی رفاقت میں حاضر ہوئیں تو رہی سہی کمی بھی پوری ہوگئی۔

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ﴿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمادیا ہے اور اُن کے پاس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

(شرح العلامۃ الزرقانی ،المقصد الثانی ،الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مدینہ طیبہ میں ماہ شوال میں ہوا اور ماہِ شوال ہی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں۔ جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے وصال فرمایا تو اُس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ (الطبقات الکبری لابن سعد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور رخصتی بھی شوال کے مہینے میں ہوئی تو کون سی عورت مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہے! اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں کی رُخصتی شوال میں ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج)

ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے۔ فرمایا ''عائشہ'' اور مردوں میں؟ فرمایا عائشہ کے باپ صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہ)۔

محبوبۂ محبوب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﴿ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو گی؟ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں محبت رکھوں گی۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت رکھو۔ (مسلم شریف کتاب فضائل الصحابہ)

سیدہ کی بدگوئی کرنے والا ذلیل وخوار ﴿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے کسی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے سنا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا او ذلیل وخوار! خاموش رہ، کیا تو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے۔

(حلیة الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشہ زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

سخاوتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا ﴿ آپ کی فیاضیاں اور سخاوتیں ضرب المثل تھیں۔ ایک مرتبہ ابن زبیر نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے چند گھنٹوں میں اُنہیں راہ خدا میں خیرات کر دیا۔

فضائل ﴿ باحیا، متّقیہ، خدا کا خوف رکھنے والی پاکدامن بی بی صاحبہ اپنے فضائل ومناقب کی رو سے ماسوائے چند صحابۂ کرام کے تمام صحابیات وصحابہ سے افضل تھیں۔

امام زہری فرماتے ہیں ''اگر تمام مردوں اور اُمہات المومنین کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اُن سے زیادہ ہے''۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم صحابیوں کو اگر کسی مسئلہ میں مشکل درپیش آتی تو ہم اپنی ماں عائشہ کے

پاس چلے جاتے آپ فوراً اسے حل فرما دیتیں''

غرض یہ کہ آپ تفقہ فی الدین، قوتِ اجتہاد و سلیقۂ تنقید، ضبطِ واقعات، صرفِ درایت، صحت فکر و اصابت رائے میں آپ کا مرتبہ بلند تھا۔ طبقہ رواۃ میں آپ تیسرے منصب پر فائز تھیں۔

راویانِ حدیث میں بلند مقام ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کل روایات ۵۳۷۴ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۲۶۶۰ احادیث کے روای ہیں ان دو حضرات کے بعد سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ احادیثِ مقدسہ روایت کر کے اپنی برتری کا سکہ بٹھا دیا۔

تاریخ وصال عائشہ رضی اللہ عنہا ﴿ مسلمانوں کی عفت مآب مقدس ماں نے ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں وصال فرمایا اور مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

﴿ اُم المؤمنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ﴾

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند بنت ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے، آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابوسلمہ ابن عبد الاسد رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے چار بچے پیدا ہوئے۔ ابوسلمہ کی شہادت کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سے پیامِ نکاح آیا تو رضا و خوشی کے ساتھ اُنھوں نے مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کہا آپ کا نکاح شوال چار ہجری مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔ اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سو اٹھتر احادیث مبارکہ مروی ہیں۔

ان کا وصال شریف رمضان المبارک ۵۹ھ کو ہوا جبکہ بعض نے ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بھی بتایا ہے۔

﴿ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ﴾

اس ماہ کی اہم ترین شخصیات میں خلیفہ چہارم جانشین رسول و زوج بتول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی کنیت ''ابوالحسن'' اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ارجمند ہیں۔

ولادت ﴿ عام الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی ۱۳ رجب

المرجب کو جمعہ کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زیر تربیت ہر وقت آپ کی امداد و نصرت میں لگے رہتے تھے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہیں۔

شجاعت ﴾ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ جنگ فرماتے رہے اور کفار عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر اور سورما آپ کی مقدس تلوار ذُوالفقار کی مار سے واصل جہنم ہوئے۔

خلافت ﴾ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کو امیر المؤمنین منتخب کیا اور چار برس آٹھ ماہ نو دن تک آپ مسند خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔

فضائل ﴾ مولائے کائنات حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا تو شمار ہی نہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن مجید کی ۳۰۰ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔

☆ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر احادیث مبارکہ سے حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی دوسرے صحابی کی نہیں ہوئی۔

☆ ''ترمذی'' میں حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم منافق کو حضرت علی کے بغض سے پہچان لیا کرتے تھے۔

☆ ''فردوس الاخبار'' میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماحی السیۂ ہیں اور علی کی دشمنی اتنا زبردست گناہ ہے کہ نیکیاں اُس کے گناہ نہیں مٹا سکتیں۔

☆ حضور سیدِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ساتھ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (علیٰ نبینا علیہم السلام)

☆ اور فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ (ترمذی شریف)

☆ اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (احمد)

☆ اور فرمایا میں حکمت کا گھر اور علی اُس کے دروازے ہیں۔

☆ اور فرمایا منافق علی سے محبت نہیں رکھتا اور مؤمن علی سے بغض نہیں رکھتا۔ (ترمذی)

☆ اور فرمایا جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔ (احمد)

☆ اور فرمایا علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ (ترمذی)

شہادت ﴿ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی مردود نے نماز فجر کو جاتے ہوئے آپ کی مقدس پیشانی اورنورانی چہرے پر ایسی تلوار ماری جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہوگئے اور دودن زندہ رہ کر جام شہادت سے سیراب ہوگئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان المبارک شب اتوار آپ کی شہادت ہوئی۔

بد بخت عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے آپ کی مقدس پیشانی پر تلوار چلادی، جو آپ کی پیشانی کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک پیوست ہوگئی۔ اس وقت آپکی زبان مبارک سے یہ جملہ ادا ہوا "فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ" (یعنی کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہوگیا) اس زخم میں آپ شہادت کے شرف سے سرفراز ہوگئے۔

آپ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دفن فرمایا۔

(تاریخ الخلفاء، وازالۃ الخفاء وغیرہ)

ثقہ روایات کے مطابق روضۂ اقدس نجف اشرف شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چار بیٹیوں میں سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہیں ان کا لقب سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ (سارے جہان کی عورتوں کی سردار) ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میری بیٹی، میرے بدن کا حصہ ہے جس نے اس کا دل دکھایا، اس نے میرا دل دکھایا اور جس نے میرا دل دکھایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

ان کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ رمضان ۲ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کا نکاح حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا اور ذوالحجہ ۲ھ میں رخصتی ہوئی۔ ان کے بطن سے حضرت امام حسن وامام حسین وامام محسن تین صاحبزادگان اور حضرت زینب ورقیہ وام کلثوم تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ ۳ رمضان المبارک میں عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئیں۔ عم الرسول حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو سپرد خاک کی گئیں۔ مزار مبارک مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع شریف میں ہے۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سن 2 ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہو چکے تھے، اہلِ ایمان خوش تھے مگر عیار کفّار قریش بدر کے مقام پر مسلمانوں سے جنگ کرنے پہنچے تھے، اسکی اطلاع ملتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تین سو تیرہ افراد پر مشتمل اپنی مختصر سی فوج لیکر بدر کی جانب کوچ کر رہے تھے لیکن اس موقع پر آپکی بیٹی ''سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' شدید علیل ہو گئیں۔ وہ چیچک کے عارضے میں مبتلا تھیں۔ آپ ''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ'' کی زوجہ تھیں اور آپکی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بدر کی جنگ میں شرکت سے منع فرمایا اور ان کو مدینہ میں رہ کر سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تیمارداری کا مشورہ دیا۔

مسلمانوں کا مختصر سا قافلہ شوقِ شہادت میں بدر کی جانب روانہ ہو گیا۔ فتح ونصرت کے بعد جب فلہ خوشی خوشی مدینہ کی جانب واپس لوٹ رہا تھا لیکن کسی کے علم میں یہ نہ تھا کہ اس جنگ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ''بی بی رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' کی طبیعت مزید خراب ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے قبل آپ اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی زوجہ اور دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے مقدس قبرستان ''جنت البقیع'' میں دفن کرایا اور اس طرح دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ بی بی رقیہ وہ پہلی ہستی قرار پائیں جو رمضان کے مبارک مہینے میں وفات پا کر ''جنت البقیع'' کی مستقلاً مہمان بنی۔

''سیدہ بی بی رقیہ'' سے پہلے صرف سیدنا عثمان بن معطون ''جنت البقیع'' میں دفن ہو چکے تھے۔

''بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا'' کی قبر مبارک کے ساتھ دو اور قبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بنات کی ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب سیدہ رقیہ کو دفنا کر لوگ واپس آ رہے تھے اُس وقت بدر کا فتحیاب قافلہ مدینہ میں داخل ہوا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غمزدہ کرنے والی خبر ملی۔

حضور غزالی زماں محدث ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علامہ سید احمد سعید کاظمی ایک متبحر عالم دین اور ولی کامل تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور جمعیت علمائے پاکستان، تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان اور جماعت اہلسنّت جیسی جماعتیں اور ادارے قائم کرنے میں ان کا کلیدی کردار ہے۔ انہیں غزالی زماں، رازئ دوراں، محدث ملتانی اور امامِ اہلسنّت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

پیدائش اور خاندان ﴿ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی مراد آباد انڈیا کے مضافاتی شہر امروہہ میں ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ، ۱۳ مارچ

۱۹۱۳ء جمعرات کو پیدا ہوئے۔ انکا نسب 35 پشتوں سے سیدنا امام موسی کاظم سے اور 42 پشتوں سے سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ سیدنا امام موسی کاظم سے نسبت کی بناء پر انہیں کاظمی کہا جاتا ہے۔

تعلیم ❁ ابھی آپ چھ سال کے بچے تھے کہ والد گرامی حضرت سید محمد مختار احمد شاہ کاظمی انتقال کر گئے اس طرح ان کے سب سے بڑے بھائی حضرت سید محمد خلیل کاظمی نے ان کی تعلیم و تربیت خصوصی توجہ دی۔ چونکہ ان کے خاندان کے تمام افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے لہٰذا انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے بنیادی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں ان کے چچا نے انہیں حدیث کی سند اور تصوف کی تعلیم دی۔ وہ بہت ہی ابتدائی عمر میں اپنے علم کی وجہ سے معروف ہو گئے۔

علمی و دینی خدمات ❁ اوائل 1935 میں آپ نے مدینۃ الاولیاء ملتان کی طرف ہجرت فرمائی۔ ملتان میں انہوں نے اپنے ہی گھر میں تدریس کا آغاز کیا۔ آپ نے 18 سال تک لوہاری دروازے کے باہر مسجد حافظ فتح شیر میں خطبہ دیا۔ آپ نے حضرت چپ شاہ کی مسجد میں حدیث کا درس بخاری شریف کے بعد تکمیل مشکوۃ شریف شروع کیا۔ یہاں وہ جلد ہی اپنے علم وفضل کی وجہ سے عوام وخواص میں مشہور ہو گئے۔ آپ نے بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی میں ایک طویل مدت تک بحیثیت شیخ الحدیث تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ مدرسہ انوار العلوم قائم فرمایا جہاں سے لاکھوں لوگ علم وعمل خیرات لیکر خلق خدا کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

سیاسی خدمات ❁ اس دور میں برصغیر کے مسلمان اپنی آزادی کا مطالبہ کر رہے تھے اور ان کی بڑی پارٹی مسلم لیگ تھی۔ آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ وہ مسلم لیگ کے منشور سے متاثر ہونے کی وجہ اس میں شامل ہوئے تھے جنوبی پنجاب کے علاقے میں انہوں نے مسلمانوں کے درمیان سیاسی شعور پیدا کرنے اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے ان کو متحرک کرنے کے لئے کام کیا۔ ان کی قائداعظم محمد علی جناح سے کوئی ملاقات نہ ہوئی البتہ ان سے خط وکتابت تھی۔

شادی ❁ آپ نے دو نکاح کیے۔ پہلی زوجہ محترمہ شادی کے بعد نو سال تک حیات رہیں۔ انکے انتقال کے بعد انکی بہن سے حضور قبلہ علامہ کاظمی صاحب نے نکاح فرمایا۔

وصال ❁ 25 رمضان المبارک 1406ھ مطابق 4 جون 1986ء بدھ آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا جنازہ اسپورٹس گراؤنڈ ملتان میں ادا کیا گیا ملتان کی تاریخ میں بہت بڑا جنازہ تھا جس میں ہزاروں علماء ومشائخ کرام مذہبی وسیاسی سماجی شخصیات نے شرکت کی اور آپ مزار مبارک شاہی مسجد عیدگاہ ملتان میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں 55 حج ادا فرمائے۔

امام اعظم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہو کر سلام کیا تو روضہ پاک سے آواز آئی ''وعلیک السلام یا امام المومنین''

امامِ اعظم نے مسلسل تیس سال روزے رکھے۔

تیس سال تک ایک رکعت میں قرآن پاک ختم فرماتے رہے۔

40 سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔

جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ نے 7000 بار قرآن پاک ختم فرمائے تھے۔

عباسی خلیفہ نے حکومتی عہدہ دینے کو کہا آپ نے منع فرمایا جسے خلیفہ نے اپنی بے عزتی تصور کرتے ہوئے آپ کو جیل بھجوا دیا اور روزانہ آپ کے سر مبارک پر دس کوڑے مارے جاتے اور مجبور کیا جاتا کہ عہدہ قبول کر لیں مگر آپ راضی نہ ہوئے یومیہ دس کوڑے کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے بالآخر دھوکے سے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا مگر آپ مومنانہ فراست سے زہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار کرنے پر زبردستی لٹا کر زہر حلق میں انڈیل دیا گیا زہر نے جب اثر دکھانا شروع کیا تو آپ بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے اور سجدے کی ہی حالت میں ۲ شعبان المعظم ۱۵۰ھ کو جام شہادت نوش فرمایا۔

وصال کے وقت عمر مبارک 80 برس تھی آپ کا مزار پر انوار آج بھی بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے حضور فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔ (ادارہ)

جگر گوشہ فیض ملت محمد فیاض احمد اویسی کی تدریسی مصروفیات

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں دورہ تفسیر القرآن کے اختتام کے بعد جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی 6 تا 12 جون (ہفتہ تا جمعہ) میانوالی میں مرکزی اہلسنّت جامعہ واحدیہ فیض العلوم میں دورہ تفسیر القرآن پڑھائیں گے جبکہ 13 تا 15 جون (ہفتہ تا پیر) دعوتِ ذکر کے زیر اہتمام مرکز اہلسنّت جامع مسجد سید حامد علی شاہ میں تربیتی کورس میں تدریس کے فرائض انجام دیں گے۔

ان دنوں میں وہ میانوالی و سرگودھا کے مضافاتی علاقوں بیانات بھی کریں گے۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے شب و روز

گذشتہ نصف صدی سے آپ کا دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور علمی، روحانی، دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اس سے علمی، روحانی فیضان حاصل کرنے والے نہ صرف پاکستان میں علمی جہاد میں سرگرم عمل ہیں بلکہ دنیا بھر میں اس ادارہ سے علوم اسلامیہ عربیہ پڑھ کر فارغ التحصیل علماء کرام پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دینِ حق کا پیغام پہنچا رہے ہیں

اس سال کی تعلیمی رپوٹ

اس سال ۳۶۔۱۴۳۵ (از شوال تا شعبان ۱۴۳۶ھ)

8 طلباء ایف۔اے 5 طلباء میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے، شعبہ حفظ میں کئی طلباء/طالبات نے قرآن پاک حفظ کی سعادت حاصل کی، درس نظامی کے کورسز میں 70 جبکہ دورہ تفسیر القرآن میں 40 طلباء/طالبات نے شریک ہونے کی سعادت حاصل کی جبکہ طالبات میں 5 بچیوں نے حفظ 7 نے ناظرہ کی سعادت حاصل کی۔

دورہ تفسیر القرآن کرنے والے طلباء کی دستار بندی اور طالبات کی دوپٹہ پوشی کی تقریب 21۔22 مئی 2015ء جمعرات جمعۃ المبارک کو ہوئی، طلباء و طالبات کو اسناد اور علماء اہلسنّت کی تصانیف بھی دی گئیں، دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کو زادِ راہ پیش کیا گیا۔ اس کورس میں حضور فیض ملت کے شہزادگان علامہ الحاج صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی، جگر گوشہ فیض ملت علامہ محمد فیاض احمد اویسی، حضرت صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی کے علاوہ جامعہ ہذا کے اجل فضلاء حضرت علامہ مولانا محمد امیر احمد نوری اویسی شیخ الحدیث جامعہ ہذا، پیر طریقت علامہ الحاج مولانا ہادی بخش صدیقی مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ حب چوکی بلوچستان، حضرت مولانا حافظ بشیر احمد اویسی مدرس جامعہ ہذا، حضرت علامہ محمد ارشد خامر القادری اویسی (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) مفتی محمد قربان اویسی، حضرت مولانا امیر احمد نقشبندی رضوی نے شرکائے کورس کو قرآنی آیات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر نوٹس تیار کرائے۔

تعلیم و تربیت ﴾ طلباء کو نہ صرف تعلیم دی جاتی ہے بلکہ تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے نماز باجماعت کی پابندی، صبح نمازِ فجر کے ایک تسبیح کلمہ شریف اور ایک تسبیح درود پاک کی پڑھائی جاتی ہے۔ دعا کے بعد تعلیمی کلاسوں کا آغاز ہوتا ہے تمام طلباء اجتماعی طور درود و سلام بحضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیش کرتے ہیں۔

اسمبلی میں تلاوت دعائیہ کلام اور قصیدہ بردہ شریف کے ساتھ طلباء کی حاضری ہوتی ہے۔ "الدین کلہٗ ادب" کے تحت انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اولیاء کرام، محبوبان خدا رضی اللہ عنہم اور اساتذہ، والدین، بزرگوں کے ادب وآداب کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے تاکہ طلباء اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد باادب مسلمان اور باسلیقہ پاکستانی بن کر ملک وملت کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔

آہ حضرت حافظ فتح محمد قادری

درگاہ قادریہ فتحیہ جلال پور پیروالہ (ملتان) کے سجادہ نشین حضرت حافظ فتح محمد قادری وصال فرما گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون موصوف یادگارِ اسلاف تھے باعمل عالم دین طریقت کے عظیم رہنما تھے اپنے اسلاف کا نمونہ تھے۔ حسن اخلاق اور مہمان نوازی ملنساری ان کے اوصاف خاص تھے۔ مسلک حق اہلسنّت کی ترویج واشاعت کے لئے ان کا کردار سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ علم وعلماء کرام سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ اپنے آباء واجداد کی علمی وروحانی میراث کے امین تھے۔ حضور فیض ملت محدث بہاولپوری سے قلبی پیار تھا۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے اوّل دور میں اپنے بڑے شہزادے میاں ممتاز احمد قادری مرحوم کو حصول تعلیم کے لیے داخل کرایا تو گاہے گاہے تشریف لایا کرتے تھے۔ اس دوران اپنی خاندانی لائبریری سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کو کئی نادر ونایاب قلمی کتابیں عطاء فرمائیں جن کا تذکرہ آپ نے اپنے تصانیف میں بکثرت فرمایا ہے حضور فیض ملت کے وصال کے بعد جن علماء ومشائخ کرام نے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ان میں حضرت قبلہ میاں علیہ الرحمۃ بھی ہیں بہاولپور ومضافات میں اپنے مریدین کے ہاں تشریف لاتے تو جامعہ اویسیہ میں خیر وعافیت دریافت کرنے کے لیے ضرور آتے "ماہنامہ فیض عالم" کا اجراء ہوا تو سالانہ چندہ منی آڈر روانہ فرما کر کوپن پر اپنے ہاتھ سے حوصلہ افزائی کے خوبصورت جملے تحریر فرمائے۔ ہر ماہ باقاعدہ فیض عالم کا مطالعہ فرماتے اور اس کی اشاعت کو بہتر بنانے کے لیے اپنی آراء سے نوازتے رہتے۔ ان کا جنازہ جلال پور پیروالہ کی تاریخ عظیم جنازہ تھا ہم نے بہاولپور سے قافلہ کی صورت جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی ان چہرہ پرنور تھا اللہ تعالیٰ ان کے علمی وروحانی فیضان کو ہمیشہ جاری رکھے۔ آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غم زدہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی بہاولپور)

☆ حضرت حافظ منور حسین جماعتی چک نمبر 107 یزمان بہاولپور گذشتہ ماہ انتقال فرما گئے۔ موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، زندگی کا بیشتر حصہ "خیر کم من تعلم القرآن وعلمہٗ" میں گزارا ان کے صاحبزادے علامہ حافظ محمد مظہر جماعتی (فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور) ان کے علمی جانشین ہیں۔

☆ فاضل جامعہ اویسیہ بہاولپور کے فاضل حضرت حافظ غلام مرتضیٰ ملک (بونگہ رمضان خان بہاولپور) کے محترم ومکرم والد گرامی حاجی گل محمد صاحب گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔

قارئین کرام سے پسماندگان کے لیے صبر اور مرحومین کے رفع درجات کی دعا کی اپیل ہے۔ سیرانی مسجد بہاولپور میں دعا کرائی گئی

متحدہ عرب امارات میں چندروز کی تحریری وتبلیغی مصروفیات

فقیر 28 مارچ 2015ء ہفتہ صبح 10 بجے پی آئی اے کی فلائٹ سے دبئی پہنچا تو برادرِ طریقت محترم محمد علی اویسی موجود تھے ہم دیرہ دبئی محترم محمد اعجاز احمد بھٹی، محترم محمد عدیل بھٹی کے ہاں ان کے روم میں پہنچے 31 مارچ کو محترم علامہ محمد نعمان رضا شاذلی اپنے گھر عجمان میں لے آئے۔فقیران ایام میں اپنے حضور قبلہ والدگرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے چند غیر مطبوعہ مسودہ جات کی ترتیب وتصحیح اور کمپوزنگ میں لگا رہا الحمدللہ یہ رسائل تیار ہو چکے ہیں

☆ کتب احادیث کی اقسام مع ان کے احکامات

☆ حدیث اوراس پر چند اعتراضات کے جوابات

☆ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے حدیث کی ضرورت کیوں؟

☆ مجموعہ احادیث

☆ (رسالہ) چہل حدیث مختلف موضوعات حدیث

☆ (رسالہ) الاربعین فی ختم نبوت علی خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ختم نبوت پر چالیس احادیث)

☆ مناقب الحسنین بلسان سیدالکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ الدرۃ البیضاء فی فضائل سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

☆ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی فضائل علم وعلماء

☆ احادیث کی روشنی میں دہشت گرد (خارجیوں) کی علامات

☆ حدیث وحی کی شرح اوراعتراضات کے جوابات

☆ السلسبیل فی شرح حدیث جبریل

خاک راہ طیبہ: محمد فیاض احمد اویسی رضوی (حال مقیم دیرہ دبئی)

حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کے چند غیر مطبوعہ مسودہ جات کمپوز ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کرے ان کی اشاعت کا سبب بن جائے۔

(۱) عنایۃ الرحمٰن فی حفاظۃ القرآن

(۲) مجموعہ احادیث مبارکہ

(۳) نور المصطفیٰ باقوال المشائخ والعلماء

(۴) پیغام رجب المرجب

(۵) پاکستان کے شیخین

(۶) اولیاء کرام کا متعدد مقامات پہ موجود ہونا

(۷) خواص اسمائے الٰہی

(۸) تعارف جماعت اہلسنّت

(۹) ثلج الصدر فی صلوٰۃ الفجر

(۱۰) فیض دستگیر شرح صرف میر

(۱۱) انوار الصدور فی اخبار القبور

(۱۲) اصحاب الکہف

(۱۳) صوفیاء کرام اور اشاعت اسلام

(۱۴) فیضان حج حصہ زیارت مدینہ منورہ

(۱۵) جڑی بوٹیاں اور ان کے فوائد وخواص

﴿ ہفتہ وار محفل ذکر ودرود وسلام ﴾

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہر پیر شریف بعد نمازِ مغرب تا عشاء محفل ذکر ودرود وسلام کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں تربیتی خطاب اور ذکر واذکار درود وسلام ہوتا ہے اہل محبت سے شرکت کی اپیل ہے۔

جامعہ کے طلباء پورا ہفتہ پڑھے گئے درود پاک کا نذرانہ بحضور سرورکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نوٹ: رمضان المبارک میں یہ محفل عصر تا مغرب منعقد ہوگی۔

انسانی جسم کے لئے کھجور کا انتہائی حیران کن فائدہ

لندن (نیوز ڈیسک) کھجور کھانا سنت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اب جدید سائنس بھی اس کی افادیت کو مان گئی ہے۔ کھجور کا استعمال ہمارے ہاں رمضان کے مبارک مہینے میں کیا جاتا ہے اور ہر افطاری میں یہ پھل موجود ہوتا ہے لیکن حال ہی میں کی گئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھجور کھانے والوں کو کینسر ہونے کا بہت کم چانس ہوتا ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کھجور ایک ایسی نعمت ہے جسے سارا سال کھایا جائے تو یہ بہت ہی فائدہ دیتی ہے۔

International Journal of Clinical and Experimental Medicine میں شائع ہونے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کھجور میں انٹی آکسیڈنٹ کی اضافی مقدار موجود ہوتی ہے اور یہ جسم میں کینسر بنانے والے خلیوں کے خلاف کام کرتے ہیں۔ جرنل لکھتا ہے کہ کھجور میں ایک آکسیڈنٹ polyphenols موجود ہوتا ہے جو کینسر کے خلاف زبردست دفاع کرتا ہے۔ کھجور میں پوٹاشیم کی اضافی مقدار خون کے فشار کو کنٹرول میں رکھتا ہے، اسی طرح کھجور میں پایا جانے والا میگنیز، کاپر اور سیلینیم انسانی مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

قسیم یونیورسٹی سعودی عرب کے تحقیق کار ڈاکٹر ارشد ایچ رحمانی نے کہا کہ کھجوریں کینسر کے خلاف بہت اچھے طریقے سے کام کرتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کھجور کینسر بنانے والے خلیوں کے خلاف بہت بہتر طریقے سے کام کرتی ہیں جبکہ یہ جسم میں گلٹیوں کو بھی نہیں بننے دیتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کھجور پر مزید تحقیق میں کافی حیران کن معلومات مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ پاکستان 04 جنوری 2015ء)